ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

آنحضرت ؐ نے فتنۂ نصاریٰ کو کبھی خفیف نہیں سمجھا اور نہ حقیقت میں یہ خفیف ہے

عیسائی اسلام کو مٹانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں وہ صاف چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان نہ رہ جاوے

"عقلمند اور دین سے واقف سمجھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس فتنہ (یعنی فتنۂ نصاریٰ) کو خفیف نہیں سمجھا اور حقیقت میں خفیف نہیں۔ میں بار بار اس امر پر اسی زور دیتا ہوں کہ لوگوں کو اس امر پر اطلاع ملے۔ ان (عیسائیوں) کا ایک ایک پرچہ اگر دیکھا جاوے تو وہ ایک ایک لاکھ نکلتا ہے وہ وسائل اشاعت اور تبلیغ کے جو اب پیدا ہو گئے ہیں پہلے کہاں تھے؟ اس سے پہلے ردّ اسلام میں ایک رسالہ تو دکھاؤ۔ مگر اس صدی میں اگر ان رسالوں اور اخباروں اور کتابوں کو جو اسلام کے خلاف لکھے گئے ہیں ایک جگہ جمع کرو تو ان کا اونچا ڈھیر کئی میل تک چلا جاوے بلکہ میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ یہ اونچا ڈھیر دنیا کے بلند ترین پہاڑوں کی اونچائی سے بھی بڑھ جاوے اور اگر ان کو برابر سطح پر رکھا جاوے تو کئی میل لمبی لائن ہو۔ اس وقت اسلام شہیدانِ کربلا کی طرح دشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہوا ہے .... آپ خود سوچیں کہ عیسائیت اسلام کو مغلوب کرنے کے واسطے کس قدر زور لگا رہی ہے۔ کلکتہ کے بشپ نے لنڈن جا کر جو تقریر کی ہے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ کوئی آدمی گورنمنٹ انگلشیہ کا سچا خیر خواہ اور وفادار نہیں ہو سکتا جب تک وہ عیسائی نہ ہو۔ ایسی تقریروں اور بحثوں سے کیا یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ عیسائی بنانے کے لئے کس قدر کوشش یہ لوگ کرنی چاہتے ہیں اور ان کی نیت میں کیا ہے؟ وہ صاف چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان نہ رہ جاوے۔ عیسائی مشنریوں نے اس امر کو بھی تسلیم کیا ہے کہ جس قدر اسلام ان کی راہ میں روک ہے اور کوئی مذہب ان کی راہ میں روک نہیں۔ مگر یاد رکھو اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لئے غیور ہے۔ اس نے سچ فرمایا ہے۔ انّا نحن نزلنا الذکر و انّا لہ لحافظون۔ اس نے اس وعدہ کے موافق اپنے ذکر کی محافظت فرمائی اور مجھے مبعوث کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وعدہ کے موافق کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آتا ہے۔ اس نے مجھے صدی چہاردہم کا مجدد کیا۔ جس کا نام کاسر الصلیب بھی رکھا ہے۔"

(۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۱ جون بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

آمین

ضروری اعلان

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" چھپوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مختلف جماعتیں اور احباب اس کتاب کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں۔ احباب اور جماعتیں اپنے آرڈر کے ہمراہ اخراجات بھی بھجوا دیں۔ تا کتاب جلد سے جلد ان کے آرڈر کی تعمیل میں بھجوائی جا سکے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ عہد کرلینا چاہیئے کہ وہ دین کی خاطر کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریگا

ہر احمدی کے دل سے یہ دعا نکلنی چاہیئے کہ اے خدا تُو اپنی مدد بھیج تا ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آگیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ فروری ۱۹۵۸ء - بمقام کراچی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
آج میں جماعت کو

اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں مختلف انبیاء گزرے ہیں جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے اپنے وقت میں ہدایتیں بخشیں اور انہوں نے خدا تعالےٰ کا نام پھیلانے اور اس کے دین کی خدمت کرنے کے لئے بڑی جدوجہد کی۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ (سورہ انعام ع ۱۰) یعنے یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالےٰ نے ہدایت دی۔ پس اے محمد رسول اللہ جس طرز پر یہ لوگ چلے ہیں اسی طرز پر تجھے اور تیرے ساتھیوں کو بھی چلنا چاہیئے۔ اب یہ صاف بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو نبی گذرے ہیں یا جن کا یہاں ذکر آتا ہے جن میں حضرت ابراہیمؑ کا نام بھی آیا ہے۔ حضرت اسحٰقؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت یعقوب کا بھی نام آیا ہے حضرت داؤدؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت سلیمان کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت ایوبؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت یوسفؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت موسیٰ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت ہارونؑ کا بھی نام آیا ہے اسی طرح ذکریا، یحییٰ، عیسیٰ، الیاس اسمٰعیلؑ، یسعیاہؑ، یونس اور لوط کا بھی نام آیا ہے۔ ان تمام کی زندگیوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی

خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت

میں لگا دی تھی اور پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی حکم دیا گیا کہ فبھدٰھم اقتدہ تو بھی انہی نبیوں کے طریق پر چل۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ شروع دعویٰ نبوت سے لے کر ۲۳ سال تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی ذاتی کام نہیں کیا صرف دین کی خدمت کرتے رہے اور اسلام کے پھیلانے میں دن رات لگے رہے اور اسی حالت میں فوت ہو گئے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے دل میں دین کی خدمت اور اس کی اشاعت کا اس قدر شوق تھا کہ مرض الموت میں آپؐ نے ایک دن فرمایا کہ میرے اور مسجد کے درمیان جو پردہ حائل ہے اسے ہٹا دو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کا کیا حال ہے۔ جب پردہ ہٹایا گیا اور صحابہؓ جو نماز کے لئے جمع تھے انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ شوق کے مارے دیوانے ہو گئے۔ اور انہوں نے بے تحاشہ اپنی خوشی کا اظہار کرنا شروع کر دیا مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طبیعت چونکہ زیادہ ناساز تھی اس لئے آپؐ نے فرمایا اب پردے گرا دو اور باہر کہلا بھیجا کہ میرا دل تو چاہتا تھا کہ آؤں مگر میں کمزوری کی وجہ سے نہیں آسکتا۔ میری جگہ ابوبکرؓ نماز پڑھا دیں۔

غرض یہ ایک قرآنی ہدایت ہے جس کو

ہمیشہ مدّنظر رکھنا ضروری ہے

اور ہمارا بھی فرض ہے کہ دنیا میں جتنے انبیاء گزرے ہیں جن میں خصوصیت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں ان کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہم اسلام کی خدمت بجا لائیں کیونکہ اس وقت سوائے اسلام کے اور کوئی سچا دین نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران ع ۲) یعنے اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس وقت صرف اسلام ہی حقیقی دین ہے۔ پس قرآن کے نزول کے بعد اب سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہیں رہا۔ اگر عیسیٰ کے پیرو عیسیٰ کے پیچھے چلتے ہیں اور موسیٰ کے پیرو موسیٰ کے پیچھے چلتے ہیں تو ہمارے لئے یہ حکم نہیں کہ ہم عیسائیت کی تبلیغ کریں یا یہودیت کو پھیلانے کی کوشش کریں بلکہ ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلیں اور آپؐ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے اپنی جانیں تک لڑا دیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ اس وقت اسلام کی ویسی ہی نازک حالت ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک فارسی قصیدہ میں فرمایا کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جیسے کربلا کے وقت ہوا تھا کہ یزید کی فوجیں غالب آ رہی تھیں اور امام حسینؓ کا لڑکا زین العابدین بیمار پڑا ہوا تھا اور دین کی مدد کے لئے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے چاہا بھی کہ اپنی بیماری میں اُٹھ کر کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؓ کی مدد کریں۔ مگر امام حسینؓ نے کہا میرے بیٹے کو سنبھالو۔ اس کو اٹھنے نہ دو۔ چنانچہ ان کی پھوپھی زینبؓ آئیں اور انہوں نے کہا کہ صبر سے کام لے تیرے باپ کا یہی حکم ہے کہ تجھے لٹایا جائے اٹھنے نہ دیا جائے۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

یعنی جس طرح

کربلا کے میدان میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے صرف ستر آدمی تھے اور باقی سینکڑوں ہزاروں سپاہیوں کی رجمنٹیں ایک مشہور جرنیل کے ماتحت یزید کی طرف سے ان کو گھیرے ہوئے تھیں اسی طرح آجکل اسلام کی حالت ہے کہ چاروں طرف سے یزیدی فوجوں کی طرح لوگ اس پر چڑھے آرہے ہیں اور اسلام کی حالت ایسی ہی ہے جیسے زین العابدین بیماری میں تڑپ رہے تھے۔ اور اپنے باپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ ہمارے روحانی باپ چونکہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں اس لئے اس کے معنے یہ ہیں

کہ مسلمانوں کے دلوں میں اگر ایمان ہوتا ہے تو وہ تڑپتے ہیں کہ اپنے حقیقی روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کریں۔ لیکن وہ بیمار و بے کس ہیں یعنی ان میں طاقت نہیں کہ مقابلہ کر سکیں نہ پیسہ ان کے پاس ہے نہ پریس ان کے پاس ہے۔ نہ فوجیں ان کے پاس ہیں نہ حکومتیں ان کے پاس ہیں۔ عیسائی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گند اچھالتے ہیں مگر ان کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ جواب دے سکیں۔ اب ہماری جماعت کو خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہے کہ اس کے افراد یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں مگر

کام کی وسعت کے مقابلہ میں

ہماری جدوجہد ایسی ہی ہے جیسے کوئی چڑیا سمندر میں سے چونچ بھر کر پانی پئے۔ عیسائیوں کی طاقت کے مقابلہ میں نہ ہمارے پاس کوئی طاقت ہے اور نہ ان کے مبلغوں کے مقابلہ میں ہمارے مبلغوں کی تعداد کوئی حقیقت رکھتی ہے۔ رومن کیتھولک پادریوں کی تعداد ہی اٹھاون ہزار ہے اور ہمارے مبلغ تین سو بھی نہیں۔ ایک دفعہ وکالت تبشیر نے مجھے رپورٹ پیش کی تھی کہ مقامی جماعتوں کے مبلغ ملا کر ہمارے کل مبلغ دو سو ستر ہیں۔ اب کجا دو سو ستر مبلغ اور کجا اٹھاون ہزار مبلغ۔ اور بھی یہ صرف رومن کیتھولک پادریوں کی تعداد ہے۔ اگر پروٹسٹنٹ فرقہ کے پادریوں کو ملا لیا جائے تو ایک لاکھ سے بھی زیادہ ان کے مبلغوں کی تعداد بن جاتی ہے۔

قرآن کریم نے ایک جگہ بتایا ہے کہ اگر مسلمانوں میں سچا ایمان پایا جائے تو ایک مومن دس کفار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ (انفال ع ۹)

اس کے معنے یہ ہیں

اگر ان کے دو ہزار سات سو مبلغ ہوں تب تو انسانی طاقت کے لحاظ سے ہماری فتح کا امکان ہے لیکن ہمارے ۲۷۰ مبلغوں کے مقابلہ میں ان کے ایک لاکھ سے بھی زیادہ مبلغ ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے ایک مبلغ کے مقابلہ میں ان کے تین چار سو مبلغ کام کر رہے ہیں۔ پس بظاہر دنیوی نقطۂ نگاہ سے ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ مگر صحابہ میں عملاً اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ انہوں نے کئی گنا

لشکروں کا مقابلہ

کیا اور دشمن پر فتح حاصل کی۔ جب رومیوں سے جنگ ہوئی تو حضرت خالد بن ولید نے ساٹھ آدمیوں کا ایک چھوٹا سا گروہ منتخب کیا۔ اور ان ساٹھ آدمیوں نے ساٹھ ہزار لشکر پر حملہ کر دیا

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب

رومیوں پر حملہ

کرنے لگے تو آپ کے ساتھ صرف دس ہزار آدمی تھے اور رومی فوج کئی لاکھ تھی۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان پر ایسا رعب ڈالا کہ وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہ کیا۔ دراصل جریم قبیلہ کی شہ پر رومی مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے یہ قبیلہ اصل میں عرب تھا۔ مگر رومی اثر کے نیچے عیسائی ہو گیا تھا۔ پہلے تو انہوں نے قیصر کو انگیخت کی اور اسے حملہ کے لئے اکسایا مگر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہونچے تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ اور جب وہ پیچھے ہٹ گئے تو رومی فوج بھی ڈر گئی اور اس نے حملہ نہ کیا۔

غرض صحابہؓ کے زمانہ میں دو دو ہزار گنا لشکر کا بھی مسلمانوں نے مقابلہ کیا ہے۔ مگر یہ مقابلہ اس سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ ہماری جماعت بہت قلیل ہے اور ساری دنیا میں ہم نے اسلام پھیلانا ہے۔ پس یہ کمی اس طرح پوری ہو سکتی ہے کہ

ہماری جماعت کا ہر فرد

دعاؤں میں لگا رہے۔ اور ہر شخص اس بات کا عہد کرے کہ وہ دین کے لئے کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دے گا . . . . .

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی

نے ایک دفعہ اپنے اخبار میں لکھا تھا کہ پاکستان بننے کے بعد جماعت احمدیہ پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے، اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جتنا بجٹ ان کا اب ہوتا ہے، اتنا بجٹ ان کا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور یہ بالکل درست ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت جماعت کا سارا بجٹ ۲۵-۳۰ ہزار کا تھا۔ مگر صرف صدر انجمن احمدیہ کا ہی پچھلے سال

تیرہ لاکھ کا بجٹ

تھا اور اگر اس کے ساتھ تحریک جدید کو بھی شامل کر لیا جائے تو ہمارا بجٹ ۲۵-۲۶ لاکھ تک پہونچ جاتا ہے۔ اس کو دیکھ کر مخالف بھی متاثر ہوتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ جماعت پہلے سے ترقی کر رہی ہے اور جب "وقف جدید" مضبوط ہو گیا جس کی وجہ سے لازماً چندے بھی بڑھیں گے اور آدمی بھی بڑھیں گے۔ تو ممکن اگلے سال

تینوں انجمنوں کا بجٹ

چالیس پچاس لاکھ

تک پہنچ جائے۔

پس ان قربانیوں کی طرف جماعت کے ہر فرد کو توجہ کرنی چاہیئے اور ہر آدمی کو یہ دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد جلدی آئے بے شک جہاں تک اللہ تعالےٰ کے وعدوں کا سوال ہے ہمیں یقین ہے کہ اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوگی اور اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے گا۔ لیکن اگر اس مدد کے آنے میں کچھ دیر ہو جائے تو

مومن کا قلب

اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے۔ جب مومن کہہ اٹھتے ہیں کہ متیٰ نصر اللہ یعنی انتظار کرتے کرتے ہماری آنکھیں تھک گئیں۔ اب اللہ کی مدد کب آئے گی۔ فرماتا ہے

الآ ان نصر اللّٰہ قریب (بقرہ ع ۲۶)

اللہ کی نصرت آنے ہی والی ہے گھبراؤ نہیں تم گھبرا جاتے ہو۔ اور سمجھتے ہو کہ نہ معلوم اس کی مدد کب آئے گی، حالانکہ وہ تمہارے بالکل قریب پہونچ چکی ہے۔ چنانچہ ان آیتوں کے نزول کے ایک دو سال بعد ہی مکہ فتح ہو گیا۔ اور سارے عرب پر اسلام غالب آگیا۔ اب بھی ایسا ہی وقت ہے کہ ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے کہ

متیٰ نصر اللّٰہ

اے خدا تیری مدد کب آئے گی۔ ہم نے تیرے دین کی ترقی کے خواب اس وقت دیکھنے شروع کئے تھے۔ جب یہ صدی شروع ہوئی تھی۔ اور اب تو یہ صدی بھی ختم ہونے والی ہے۔ مگر ابھی تک ہماری امیدیں بر نہیں آئیں۔ اور کفر دنیا میں قائم ہے۔ اے خدا تو اپنی مدد بھیج تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے اور عیسائی اور ہندو اور دوسرے تمام غیر مذاہب کے پیرو مغلوب ہو جائیں

اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ گونج اٹھے

اگر آپ لوگوں کے دلوں سے اس طرح آواز اٹھے تو آپ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ آپ کے دل میں

ایمان کی چنگاری

پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اگر یہ آواز نہ اٹھے تو آپ سمجھ لیں کہ آپ لوگوں نے اپنے متعلق بلاوجہ نیک ظنی کی، آپ سمجھتے رہے کہ ہم مومن ہیں۔ حالانکہ مومن نہیں تھے۔ اسلام تو بہت بڑی چیز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کی علامت یہ ہے کہ اگر اس کے کسی بھائی کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اسے بھی ایسا ہی محسوس کرتا ہے۔ جیسے وہ تکلیف اسے خود پہونچی ہے۔ جب ایک مومن بھائی کی تکلیف کو بھی دوسرا شخص اپنی تکلیف سمجھتا ہے تو اگر اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ آپ پر غلاظت اچھالی جاتی ہے اور تمہارے دل میں کوئی درد پیدا نہیں ہوتا تو یہ

ایمان کی کمی کی علامت ہے

بے شک جس بات کی ہمیں طاقت حاصل نہیں۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ ہم سے کوئی سوال نہیں کرے گا۔ لیکن ہمارے دلی جذبات کے متعلق تو وہ ہم سے سوال کر سکتا ہے۔ وہ کہے گا کہ اگر تمہارے دلوں میں سچا ایمان ہوتا۔ تو تم ان مخالفتوں کو دیکھ کر کیوں نہ میری طرف جھکتے اور مجھ سے دعائیں کرتے اور چونکہ تم میری طرف نہیں جھکے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ جو تمہارا فرض تھا وہ تم نے ادا نہیں کیا۔

تعلیم الاسلام کالج میں محترم مولانا صلاح الدین احمد کا خطبہ اسناد

یاد رکھیے کہ مادی ترقیات کے اس بے مثال عہد میں ہمیں آج بھی مغربی اقوام پر ایک تفوق حاصل ہے

وہ ہمارے اس روحانی ورثہ کا تفوق ہے جو ہمیں جنابِ رسالت مآب سے ملا ہے

اس عظیم الشان ورثہ کی بنا پر آپکو زمانے کا بڑے سے بڑا چیلنج قبول کرنے میں کوئی باک نہیں ہونی چاہیئے

ملک کے نامور ادیب محترم مولانا صلاح الدین احمد نے مورخہ ۹ رجون ۱۹۶۳ء کو تعلیم الاسلام کالج کے جلسۂ تقسیم اسناد میں جو پُرمغز خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور جس کا خلاصہ ۱۱ رجون کے الفضل میں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے، اس کا مکمل متن ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے اپنے ادارے کی سالانہ کارگزاری کا جائزہ پیش کرتے ہوئے محترم مولانا صلاح الدین احمد کی گرانقدر علمی و ادبی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف فرمایا تھا۔ مولانا نے خطبہ کے آغاز میں اس اعترافِ حقیقت کو "احسان و مروت کے بہت بڑے بوجھ" سے تعبیر کر کے اسے اپنے کندھوں پر اٹھانے سے معذوری کا اظہار فرمایا ہے جو کسرِ نفسی کے قابلِ قدر جذبے پر دلالت کرتا ہے۔

(ادارہ)

جنابِ اُستاذِ کبیر، اساتذۂ کرام حضراتِ محترم و عزیزانِ گرامی!

جادۂ حیات کا یہ مسافر اپنے سفر کے آخری مراحل طے کرتا ہوا اس نخلستانِ معرفت میں حاضر ہوا ہے اور ابھی اس کی آنکھیں اس کی شادابیوں سے طراوت کے حصول میں محو اور اس کی روح اس کی نسیم جاں نواز کے جھونکوں سے فرحاں ہونے کی اوّلین کوششوں میں مصروف تھی کہ باغبان نے اس کے شانوں پر احسان و مروّت کے بہت بڑے بڑے بوجھ رکھ دئے اور اُسکی ناتوانیوں کا قطعاً کوئی خیال نہیں فرمایا۔— کیوں صاحب! کیا آپ کے ہاں تھکے ہارے مسافروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے؟

مَیں جناب والا سے نہایت عاجزی کے ساتھ یہ التجا کرتا ہوں کہ مَیں واقعی اس لطفِ کریمانہ کا بار نہیں اٹھا سکتا جو آپ نے آج صبح میرے لئے تجویز فرمایا ہے۔ ازراہ ترحّم مجھے اس سے سبکدوش فرمائیے تاکہ مَیں اطمینان کا سانس لے کر اپنے دل کی چند باتیں اس انجمنِ حکمت و معرفت اور اس محفلِ خلوص و محبت میں یک گونہ احساسِ فراغت سے کہہ سکوں۔

عزیزانِ گرامی! آپ نے خوش بختی سے زندگی میں داخل ہونے کا وہ زمانہ پایا ہے جب عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں۔ انسان اپنی مادی ترقی کی انتہا کو پہنچ چکا ہے، اگرچہ حقیقتاً ہم نہیں جانتے کہ کتنی اور انتہائیں اپنی ابتداؤں کی منتظر ہیں۔

مَیں نے آپ کو خوش بخت اس لئے کہا ہے کہ زندگی کا وہ چیلنج جو آج سے نصف صدی پہلے نو واردانِ عرصۂ تگ و تاز کے سامنے آتا تھا، اس دعوتِ مبارزت کے سامنے ہیچ ہو چکا ہے جو زمانہ آج آپ کو دے رہا ہے۔ پھر کیا آپ خوش قسمت نہیں ہیں کہ آپ کے بازوؤں کی توانائیاں، ذہنوں کی روشنیاں، قلوب کی گرمیاں اور ارواح کی بالیدگیاں اُس جہانِ تازہ کے مسائل سے پنجہ آزما ہونے والی ہیں جسے خالقِ ارض و سما کے جدید ترین ارادے اور مصالح معرضِ وجود میں لا رہے ہیں اور جسے روحِ حیات اور روحِ آدم دونوں خوش آمدید کہہ رہی ہیں۔—

میرے عزیزو! یہ ساعتِ سعید جو آپ کے سر پر آن پہنچی ہے اپنے اندر بے پناہ ممکنات رکھتی ہے۔ یہ وقت ڈرنے اور تامّل کرنے کا نہیں ہے۔ زمانہ زبانِ حال سے بار بار پکار رہا ہے کہ اے نیند کے ماتو! اور اے مئے غفلت کے متوالو!— اٹھو کہ کاروانِ حیات کو برق و باد کے پر لگ گئے ہیں اور وہ مہینوں کا فاصلہ منٹوں میں طے کرتا چلا جا رہا ہے اور اسکی تیزیٔ رفتار کی ہی نسبت سے اس کا افق بھی پھیلتا اور دور تر ہوتا جا رہا ہے۔ پھر وہ کون پست ہمت ہے جو آخر شب کی ان گھڑیوں میں فرسودگی کی چادر اوڑھے سوتا رہے گا اور تقدیر کی اذان سننے سے انکار کر دے گا۔

عزیزانِ گرامی! آپ ایک اور اعتبار سے بھی خوش بخت، بلکہ بدرجہ غایت خوش بخت ہیں۔ آپ نے ایسی روح افروز روایات ورثے میں پائی ہیں جو آج بھی معاصر قوموں کو نصیب نہیں ہوئیں مسیح ناصریؑ کی امت کے خداوند خدا نے انسان سے مایوس اور بیزار ہو کر کہا تھا Dust Thou art & to dust returneth یعنی اے انسان تو خاک ہے اور تیرا ملجا و ماویٰ بھی خاک ہے لیکن اسلام کے خدا نے یہ فرما کر کہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم، اس کا رتبہ کائنات کی سب بلندیوں سے بلند اور موجودات کی تمام شرافتوں سے شریف تر کر دیا اور بنی آدم کو نوید دی کہ لا تھنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین تم اپنے آپ کو کمزور مت جانو اور اس احساس سے اپنے آپ پر حزن و ملال، مایوسی اور ناامیدی مت طاری کرو کیونکہ اگر تم اپنے خدا پر اور اس کے خلیفہ کی حیثیت سے اپنے آپ پر ایمان رکھو گے تو تم اس کائنات کے سب سے اونچے مقامات پر فائز کئے جاؤ گے — میرے بچو! جس امت کو ایسا بے نظیر ورثہ اور ایسا روح افروز وعدہ بارگاہِ الٰہی سے ارزانی ہو چکا ہو اُسے زمانے کا بڑے سے بڑا چیلنج قبول کرتے ہوئے کیا خوف آئے گا، اس کا ہاتھ اس کے خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور اگر وہ اسے مضبوطی سے تھام لے تو کائنات کی لامحدود وسعتیں اس کے زیرِ قدم آنے کو بے تاب و بے قرار ہو جائینگی —یاد رکھئے کہ مادی ترقیات کے اس بے مثال عہد میں ہمیں آج بھی مغربی اقوام پر ایک تفوق حاصل ہے۔ اور وہ ہے ہمارے اس روحانی ورثے کا تفوق، جو ہمیں جنابِ رسالت مآب سے ملا ہے۔ یاد رکھئے کہ عرب کے ایک یتیم لڑکے نے دنیا کی وہ سب سے بڑی حکومت قائم کی جس کی بنیاد بنی نوعِ انسان کی اخوت پر رکھی گئی تھی۔ اور جس کا آئین خود خداوندِ جل و علیٰ کا آئین تھا۔ دنیا کی بڑی سے بڑی قاہر اور طاغوتی طاقتیں مٹ گئیں کیونکہ وہ استحصال پر قائم تھیں۔ وہ انسان کو انسان کا غلام بنا کر استحصال بالجبر کے ذریعے خدا کی بادشاہت کو آسمان سے زمین پر لانے کی بجائے اسے زمین سے یکسر رخصت کر دینے میں مسلسل کوشاں رہیں اور آج اپنے مادی عروج کے نصف النہار پر پہنچ جانے کے بعد بھی کوشاں ہیں۔ امریکہ میں خدا کے سیاہ فام بندوں پر آج بھی با آبرو زندگی کے دروازے بند ہیں۔ روس کی بے پناہ وسعتوں میں خدا کا نام کہیں سننے میں نہیں آتا۔ اور ان دونوں کے درمیان دنیائے فرنگ مادی کامیابی کے ہیولوں کے پیچھے دیوانہ وار دوڑی جا رہی ہے اور نہیں جانتی کہ وہ کدھر جا رہی ہے۔ خداوندِ جل و علیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج ہم جب پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں تو ہمیں فاران کی بلندیوں کے عقب سے تجلیاتِ رشد و ہدایات کی روح افروزیاں آج بھی نصیب ہوتی ہیں اور جب ہم قرآن کریم کے اوراق پلٹتے ہیں تو ہمیں خلافتِ الٰہی کے تقاضوں کا بھولا ہوا سبق آج بھی ارزانی ہوتا ہے ؎

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

میرے نوجوان دوستو! آپ کی تیسری خوش بختی یہ ہے کہ آپ نے جس ادارے میں تعلیم و تربیت پائی ہے وہ دنیا میں دین کے امتزاج کا ایک نہایت متوازن تصور پیش کرتا ہے، نہ صرف پیش کرتا بلکہ اسے عملِ مسلسل میں ملبوس بھی کرتا چلا جاتا ہے۔ خدا وہ دن جلد لائے جب ہم اس کالج کو ایک معیاری مکمل اور منفرد کلیہ کی حیثیت و صورت میں دیکھ سکیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ جہاں کام کو کام نہیں بلکہ ایک مشن تصوّر کیا جاتا ہے۔ جہاں طلبا کو نقط پڑھایا نہیں جاتا بلکہ ان کے مزاجوں میں ایک کوہ شکن سنجیدگی اور کردار میں ایک شریفانہ صلاحیت پیدا کی جاتی ہے اور جہاں اساتذہ کی قربانیاں اور جانفشانیاں اپنے پیچھے ایک کہکشانِ نور چھوڑتی چلی جاتی ہیں وہاں اہلِ خیر کی تمنائیں کیوں نہ

فروغ پائیں گی اور اہل علم کے عزائم کیوں نہ پورے ہوں گے۔ آپ آپ زیور علم سے آراستہ ہو کر زندگی کی دہلیز پر کھڑے ہیں اور کوئی دن کی بات ہے کہ آپ اپنی آنیوالی مصروفیات میں گم ہو کر رہ جائیں گے۔ لیکن یاد رکھئے کہ آپ آپ کی عملی زندگی کے ساتھ آپ کی علمی زندگی کا بھی آغاز ہوگا۔

کالج کے سنہری ایام محض تیاری کے ایام تھے۔ یہاں آپ نے تحصیل علم کا فقط ذوق حاصل کیا ہے۔ حقیقی تحصیل کا زمانہ اب آرہا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحصیل کو اپنی زندگی کے ساتھ ساتھ تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور پھر بھی اسے نامکمل سمجھتے ہیں

علم کی اس منزل کو قرآن کریم نے حکمت کے نام سے سرفراز کیا ہے یاد کیجئے کہ اللہ تعالےٰ نے علم و حکمت کو ہمیشہ دو علیحدہ علیحدہ حیثیتیں عطا کی ہیں۔ یعلمھم الکتاب والحکمۃ پس جو طالب علم علم کو حکمت کی منزل تک نہیں پہنچاتا وہ ایک ایسا مسافر شب ہے کہ منزل کو افق پر دیکھتے ہی سو جاتا ہے۔ چنانچہ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس مشعل نور کو جو آپ نے کالج کے شبستانوں میں جلائی تھی۔ زندگی کے ایوانوں میں بھی برابر روشن رکھیں اور اسی کے نور میں وہ راستہ تلاش کرتے چلے جائیں جسے ہماری کتاب مقدس نے اللہ کی سبیل کہا ہے! اور اذبس کہ اللہ ہی خیر تمام ہے اور وہی تمام قوتوں کا سرچشمہ، تمام نصرتوں کا منبع اور تمام ہدایتوں کا مرکز ہے۔ اسی لئے ہمارا ایمان ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستوں پر چلے گا یعنی کائنات کی عقدہ کشائیوں میں اسی کے نور ہدایت سے مدد لے گا۔ اپنے چاروں طرف خیر و برکت پھیلانے کو اپنا منصب انسانی سمجھے گا، دنیا کے زر و مال سے متمتع ضرور ہوگا لیکن اپنے مقام بلند کے پیش نظر اسے اپنے جوتوں کی خاک ہی سمجھے گا آنکھوں کا سرمہ نہیں بنائیگا اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں اپنے کم نصیب بھائیوں کو شامل کرنا اپنا سب سے بڑا فرض سمجھے گا اسے اولٰئک ھم المفلحون کی صف میں یقیناً جگہ ملے گی اور وہ دنیا کی کسی حقیقی مسرت اور عقبےٰ کی بے حساب دولت سے ہرگز ہرگز محروم نہیں رکھا جائیگا

پس اے نونہالانِ قوم اپنے مربوں کی صحبت کا اس مادرِ علمی سے اجازت رخصت لو اور جب اس کی حدود سے نکلو تو سر دل کو پھر سے بلند کرلو کہ اللہ کی سرزمین اللہ ہی کے اطاعت شعار بندوں کی میراث ہے خدا کرے تمہارے ایمان، اپنے خالق پر اور اس کی بخشی ہوئی قوتوں کی بدولت خود اپنے آپ پر ہمیشہ تازہ رہیں اور جب کبھی اس گلستان علم اور اس ایوانِ سکون و عافیت کا خیال تمہارے دلوں میں آئے تو ان نفوس قدسی پر بھی سلام بھیجنا ہرگز نہ بھولو جنہوں نے تمہارے ذہنوں کو جلا بخشی، تمہارے کرداروں کو تعمیر کیا اور تمہیں یک تیزی سے بدلتے ہوئے زمانے سے پنجہ آزمائی کے لئے تیار کیا۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔

کتاب اُم الالسنہ کے متعلق ضروری اعلان

(از محترم سید داؤد احمد صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی کارناموں میں سے ایک بے نظیر کارنامہ عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کرنا ہے آپ نے آج کل کے تمام مستشرقین اور علمائے علم الالسنہ کے نظریات کے خلاف اس بات کا دعویٰ فرمایا کہ دنیا کی تمام زبانیں عربی زبان سے نکلی ہیں اور اس کو ثابت کرنے کے لئے بعض بنیادی اصول وضع فرمائے جن کے مطابق اس تحقیق کو پایہ ثبوت تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

مکرم محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر جماعت کے علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے سالہا سال کی کاوش و محنت اور عرق ریزی سے کام لے کر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ اصولوں اور قواعد کو مدنظر رکھ کر آپ کی شروع کی ہوئی اس تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے اور غیر زبانوں کے ہزارہا الفاظ کو عربی زبان سے مشتق ثابت کرکے یہ واضح کردیا ہے کہ عربی زبان ہی تمام زبانوں کی ماخذ اور منبع ہے۔ آپ کی اس بے نظیر تحقیق میں سے نمونہ کے طور پر بعض مقالہ جات رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو کر اور غیر از جماعت علمی حلقوں میں مقبول ہو چکے ہیں اور بڑے بڑے علمائے علم اللسان سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں

اس علمی تحقیق کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر ادارہ ریویو نے اس تحقیق کو خلاصہ کے طور پر ایک کتاب کی شکل میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ مغرب کے علمی حلقوں اور لائبریریوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بے نظیر علمی تحقیق کو متعارف کرکے حضور اقدس علیہ السلام کے علمی مقام کو نمایاں کیا جا سکے اصل کتاب کا حجم تو کئی ہزار صفحات سے کم نہ ہوگا۔ فی الحال اس کا نمونہ کتابی صورت میں طبع کروایا جارہا ہے جو اڑھائی صد صفحات پر مشتمل ہوگی اور مندرجہ ذیل مضامین پر روشنی ڈالے گی:

(۱) عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظریہ۔ (۲) آغاز زبان کا مسئلہ (۳) مختلف زبانوں کی عمریں (۴) زبانوں کے خاندان اور سنسکرت۔ (۵) علمائے مغرب نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کو کیوں نظر انداز کیا۔ (۶) دنیا کی تمام زبانوں کا منبع واحد ہونے کے بارے میں علمائے علم الالسنہ کا اتفاق رائے (۷) نظریہ ام الالسنہ کے فوائد (۸) قرآن کریم کی زبان عالمگیر ہے (۹) عربی زبان ایک مکمل زبان ہے (۱۰) بہترین زبان کو جانچنے کا معیار (۱۱) دخیل الفاظ (۱۲) تجنیس خطی کی وجہ سے الفاظ کا اختلاط (۱۳) الفاظ کے مختلف امراض (۱۴) آرین اور سامی زبانوں کی گمشدہ کڑی کے انکشاف (۱۵) غیر زبانوں سے عربی زبان کے ماخذ دریافت کرنے کے دس معین اصول (۱۶) اس لغت کے مطالعہ کا طریق (۱۷) انگریزی الفاظ کے عربی ماخذ (۱۸) فرنچ زبان کے عربی ماخذ (۱۹) جرمن زبان کے عربی ماخذ (۲۰) ہسپانوی زبان کے عربی ماخذ۔ (۲۱) لاطینی زبان کے عربی ماخذ (۲۲) اطالوی زبان کے عربی ماخذ (۲۳) یونانی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۴) روسی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۵) فارسی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۶) آرین مادوں کے عربی ماخذ (۲۷) سنسکرت الفاظ کے عربی ماخذ (۲۸) ہندی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۹) چینی الفاظ کے عربی ماخذ۔

کتاب زیر تجویز محدود تعداد میں شائع کی جارہی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات فوری طور پر مطلوبہ تعداد سے دفتر ریویو ربوہ کو اطلاع دے کر اپنی کتاب ابھی ریزرو کروالیں۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ محدود تعداد میں طبع ہونے کی وجہ سے بعد میں اس کے حصول میں دقت ہو۔

(مینجنگ ایڈیٹر) ریویو آف ریلیجنز ربوہ۔

ولادت

کرم احمد ناصر ابن مکرم ضیاء الدین صاحب ارشد کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے، جس کا نام طارق محمود رکھا گیا ہے احباب جماعت نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

نوٹ:۔ مکرم ضیاء الدین صاحب ارشد نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء (مینجر الفضل)

۲۔ برادرم محمد بشیر صاحب انچارج سول ڈسپنسری علاقہ نچیڑہ کے ہاں اللہ تعالےٰ نے دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد نصیر تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین اور صالح بنائے آمین (محمد الدین شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر)

نوٹ:۔ اس خوشی میں محمد بشیر صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینجر)

محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ یوسف علی صاحب مرحوم کی وفات

میری ہمشیرہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ (اہلیہ شیخ یوسف علی صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مورخہ ۷ جون ۱۹۶۳ء بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجے شب راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ نعش کو بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ آپ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے آپ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں بروز اتوار ۹ جون ۱۹۶۳ء نو بجے صبح سپرد خاک کیا گیا نماز جنازہ مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے معاً بعد نماز فجر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر دعا مکرم مولانا قمر الدین صاحب نے کرائی۔ تمام احباب جماعت سے گذارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد خورشید ملتان چھاؤنی حال ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ سال رواں ارسال فرما دیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائی بہنوں کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

- چوہدری عابد علی صاحب بیرسٹر ایڈووکیٹ نیلہ گنبد لاہور ۱۰۰-۰۰
- میاں عبد المجید صاحب " ۶-۵۲
- عبد اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں " ۶-۰۰
- ملک عبد الحمید صاحب صدر حلقہ دار الذکر " ۱۸-۰۰
- شیخ قدرت اللہ صاحب مع اہل و عیال " ۲۲-۰۰
- ماسٹر عطا محمد صاحب " ۶-۶۵
- شیخ عبد الحق ریختہ " ۱۵-۰۰
- شیخ محمد سعید صاحب صوبیدار پنشنر " ۷-۰۰
- محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۷-۰۰
- چوہدری محمد اعجاز علی صاحب " ۷-۰۰
- ادریس احمد صاحب سیال " ۶-۰۰
- چوہدری مظفر حسین صاحب ۹-۰۰
- مکرم جلال الدین صاحب سیکرٹری مال باغبانپورہ لاہور ۶-۰۰
- مکرم خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب صدر ماڈل ٹاؤن ۳۰-۰۰
- مکرم قریشی قمر احمد صاحب " ۶۲-۲۵
- مکرم سید ناصر احمد صاحب صدر ماڈل ٹاؤن ۱۰-۰۰
- مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب " ۱۵۲-۰۰
- " " منجانب محترم والد صاحب مرحوم ۱۵۰-۰۰
- مکرم چوہدری محمد نواز صاحب " ۲۰-۰۰
- مکرم کیپٹن شیر محمد صاحب ریٹائرڈ " ۱۸-۰۰
- مکرم چوہدری محمد نصر اللہ صاحب " ۱۳-۰۰
- مکرم کنور عبد الحمید خان صاحب " ۶-۰۰
- چوہدری عبد الوحید صاحب " ۷-۰۰
- بیگم صاحب " ۶-۵۰
- قاضی عبد الحمید صاحب " ۶-۰۰
- چوہدری بشیر احمد صاحب " ۱۰۰-۰۰
- مکرم ملک عبد الحلیم صاحب مغلپورہ ۲۸-۵۰
- مستری عبد الرحمن صاحب " ۶-۰۰
- چوہدری غلام رسول صاحب " ۲۰-۰۰
- ملک منور احمد صاحب جاوید " ۱۰-۰۰
- محترمہ امۃ الباسط صاحبہ " ۸-۰۰
- چوہدری عبد الحمید صاحب مغلپورہ لاہور ۶-۵۰

ضروری اعلان برائے زعماء مجالس انصار اللہ

آپ حضرات سے مخفی نہیں کہ جماعتوں کی استقامت اور تاثیرات کا دارومدار صحیح تربیت پر ہے۔ روحانی تربیت کے لئے بھی یہی اصول ہے کہ جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا۔ آپ جملہ جملہ ارکان مجالس بلکہ گھروں اور بچوں کی بھی نگرانی کریں۔ کہ ہر بالغ مرد باجماعت نماز کا پابند ہو۔ اور عذر شرعی کے بغیر مسجد میں نماز ادا کرتا ہو نیز حقہ نوشی اور سیگریٹ وغیرہ لغویات سے پرہیز کرتا ہو۔ آپ تلقین فرماتے رہیں تاکہ اس قسم کی حرکات کرنے والا کوئی فرد نہ ہو بلکہ سب لوگ نماز باجماعت کے پابند ہوں اور جملہ لغویات سے مجتنب رہنے والے ہوں اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات یہی فرماتا ہے کہ وہ نمازوں کو باقاعدہ قائم کرتے ہیں اور ہر قسم کی لغو چیز سے بچتے ہیں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

اس سال کی آمد میں گو خدا تعالیٰ کے فضل سے خوشکن اضافہ ہوا ہے تاہم ابھی تک ہماری آمد منظور شدہ بجٹ سے کم چلی آرہی ہے۔ زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اراکین سے ساتھ کے ساتھ چندے وصول کر کے مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ بقایا نہ ہو۔

جزاکم اللہ قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ تحصیل گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس مورخہ ۱۵/۱۴ جون بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحصیل گوجرانوالہ کے تمام خادم اس میں شرکت شامل ہوں۔ ضلع کے خدام بھی تشریف لاویں۔ علاوہ دیگر علمائے کرام کے مکرم محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس بھی تشریف لاویں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس کے آنے کی بھی توقع ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین سو یا اس سے زائد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

- ۵۱۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ منجانب محترمہ مریم بیگم صاحبہ مرحومہ بنت ملک عبد العزیز خان صاحب نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ ۳۰۰-۰۰
- ۵۲۔ محترمہ منظور صاحبہ گریڈن انجینئر سرگودھا شہر ۳۰۰-۰۰
- ۵۳۔ مکرم شیخ حفیظ الرحمان صاحب صدیقی ناظم آباد کراچی ۳۰۰-۰۰
- ۵۴۔ مکرم ڈاکٹر عبد الخالق صاحب راولپنڈی ۳۰۰-۰۰
- ۵۵۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ نوابزادہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ۳۰۰-۰۰
- ۵۶۔ " " " منجانب والد ماجد چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم ۳۰۰-۰۰
- ۵۷۔ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس لاہور منجانب والدین خود ۳۰۰-۰۰
- ۵۸۔ مکرم پیر ضیاء الدین صاحب راولپنڈی منجانب والد مرحوم پیر اکبر علی صاحب ۳۰۰-۰۰
- ۵۹۔ مکرم محمود الحسن صاحب سی۔ ایس۔ پی ڈھاکہ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ۳۰۰-۰۰
- ۶۰۔ مکرم چوہدری حامد رشید صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۳۰۰-۱۰
- ۶۱۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عطاء محمد صاحب مرحوم پنشنر تحصیلدار ربوہ ۳۰۰-۰۰
- ۶۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد بیدار میجر بہادر ظفر حسن صاحب لاہور چھاؤنی ۳۰۰-۰۰
- ۶۳۔ مکرم ملک عبد الرحمان صاحب مینجنگ ڈائریکٹر اشوا فرلیق کمپنی کراچی ۶۰۰-۰۰
- ۶۴۔ مکرم غلام احمد صاحب فردوس کالونی کراچی ۳۰۰-۰۰
- ۶۵۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری غلام احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۰-۰۰
- ۶۶۔ لوکل لجنہ اماء اللہ ربوہ بذریعہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۳۰۰-۰۰
- ۶۷۔ لجنہ اماء اللہ دار الرحمت شرقی ربوہ بذریعہ " " ۳۰۰-۰۰
- ۶۸۔ مکرم الحاج محمد فاضل صاحب صحابی ربوہ معہ اہلیہ صاحبہ خود ۳۰۰-۰۰
- ۶۹۔ مکرم حوالدار مبارک احمد صاحب مبشر محلہ مسجد احمدیہ چکوال ضلع جہلم ۳۰۰-۰۰
- ۷۰۔ مکرم میر محمد اسلم صاحب گوجرانوالہ منجانب والدہ ماجدہ سردار بیگم صاحبہ ۳۰۰-۰۰
- ۷۱۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر زبیدہ خاتون صاحبہ بنت حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر مرحوم شیخوپورہ ۳۰۰-۰۰ مزید
- ۷۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن ۲۰۰-۰۰
- ۷۳۔ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ مکرم قاضی کلیم الدین صاحب مرحوم ۳۰۰-۰۰
- ۷۴۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ صاحب محمد شفیع مرحوم ۱۳ بی ایسٹ روڈ لاہور ۳۰۰-۰۰
- ۷۵۔ محترمہ صادقہ یاسین صاحبہ " ۳۰۰-۰۰
- ۷۶۔ مکرم لفٹننٹ کرنل عنایت صاحب لاہور منجانب اہلیہ صاحبہ مسعودہ اختر صاحبہ ۳۰۰-۰۰
- ۷۷۔ مکرم میاں محمد شفیع صاحب آر کو نسلائی کراچی ۳۰۰-۰۰
- ۷۸۔ محترمہ شریف بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ علی محمد صاحب گجرات ۳۰۰-۰۰
- ۷۹۔ مکرم خواجہ حفیظ احمد صاحب ٹیکسٹائل ملز لارنس روڈ کیمل پور ۳۰۰-۰۰
- ۸۰۔ مکرم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر دھرم پورہ لاہور ۳۰۰-۰۰
- ۸۱۔ محترمہ رفیقہ اختر صاحبہ حیدرآباد (سندھ) ۳۰۰-۰۰
- ۸۲۔ سیٹھ محمد اسماعیل صاحب باڈی میکر راولپنڈی شہر ۳۰۰-۰۰
- ۸۳۔ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۰-۰۰
- ۸۴۔ مکرم چوہدری عطاء محمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ تحصیلدار ربوہ ۳۰۰-۰۰
- ۸۵۔ مکرم چوہدری نادر علی صاحب سابق نمبردار کھوکھر چک ۶۱ R.B ضلع لائلپور ۳۰۰-۰۰
- ۸۶۔ مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب قادسیہ ضلع نواب شاہ سندھ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ برکت بی بی صاحبہ ۳۰۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گا۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو! یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کے متعلق ہی ہے، پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ترقیاتی منصوبوں اور تعلیم کی توسیع کیلئے دو نئے ٹیکس لگائے جائینگے

مغربی پاکستان کے صوبائی بجٹ کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۱۱ جون مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر عبد الوحید خان نے کل صوبائی اسمبلی میں نئے مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے دو نئے ٹیکس لگانے اور موجودہ ٹیکسوں کی شرح میں اضافے کی تجاویز کا اعلان کیا۔ ان ٹیکسوں کے ذریعے مجموعی طور پر ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی رقم حاصل کی جائے گی جو تعلیم کی ترویج و ترقی اور ترقیاتی منصوبوں کے اخراجات کا کچھ حصہ پورا کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ نئے ٹیکسوں کا تمام تر بوجھ معاشرہ کے متمول طبقہ پر پڑے گا۔

صوبائی وزیر خزانہ کے اعلان کے مطابق مغربی طرز کے ہوٹلوں سے ۱۲½ فی صد کی شرح سے پرائمری تعلیمی سرچارج وصول کیا جائے گا یہ سرچارج بل کی رقم کے ۵۰ فی صد پر عائد ہوگا۔ اور کم از کم تیس کمروں والے ایسے ہوٹلوں سے وصول کیا جائے گا جن میں شراب خانے بھی ہیں۔ وزیر خزانہ نے اس ٹیکس کا اعلان کرتے ہوئے کہا مغربی طرز کے بہتر قسم کے ہوٹلوں کی مہیا کردہ سہولتوں اور تفریحات سے لطف اندوز ہونے والے لوگ نمایاں طور پر بے شمار اخراجات کرتے ہیں۔ ان ہوٹلوں میں سوسائٹی کا امیر ترین طبقہ جاتا ہے اس نمایاں خرچ کا ایک حصہ جائز طور پر ترقیاتی مقاصد کے لئے استعمال ہو سکتا ہے اس ٹیکس سے قریباً تیس لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔ یہ رقم ابتدائی تعلیم کی ترقی و ترویج پر صوبائی حکومت کے اخراجات کا ایک محدود حصہ پورا کرنے کے لئے مخصوص کر دی جائے گی۔" یہ ٹیکس بل کی ۵۰ فیصد رقم پر اس لئے عائد کیا گیا ہے کہ یہ رقم تفریحات اور سہولتوں کا خرچ متصور کی گئی ہے بل کی باقی ۲۵ فیصد رقم غذائی اخراجات قرار دیتے ہوئے ٹیکس سے مستثنیٰ رکھی گئی ہے دوسرے نقطوں میں یہ ٹیکس بالواسطہ شراب کے استعمال اور تفریحات سے لطف اندوز ہونے پر عائد ہوگا

تیس لاکھ روپے کی مزید رقم شہری غیر منقولہ املاک پر منفعت ٹیکس کے ذریعے وصول کی جائے گی۔ یہ ٹیکس شہری علاقوں میں رہائشی پلاٹ یا مکان وغیرہ کی فروخت کے منافع پر وصول کیا جائے گا۔ یہ ٹیکس ایسے سودوں پر عائد نہیں ہوگا جن میں منافع کی رقم دس ہزار روپے سے کم ہوگی بیس ہزار تک کے منافع پر ٹیکس شرح پانچ فی صد ۵۰ ہزار روپے تک ساڑھے سات فی صد ڈیڑھ لاکھ روپے تک دس فی صد ہوگی۔ اس ٹیکس سے تیس لاکھ روپے کی رقم وصول ہوگی۔ اور نئی بستیاں تعمیر کرنے کی مد میں استعمال کی جائے گی۔

مغربی پاکستان کا بجٹ ایک نظر میں

۶۴-۱۹۶۳ء

ایک ارب ۴۳ کروڑ ۳۵ لاکھ ۱۳ ہزار

ایک " ۲۲ " ۶۹ " ۲ "

۱۱ کروڑ ۶۶ لاکھ ۲۹ "

صرف مغربی پاکستان میں ہی قریباً پانچ لاکھ افراد نابینا ہیں

انہیں مناسب تربیت کے بعد معاشرے کا نہایت مفید اور معزز وجود بنایا جا سکتا ہے

انجمن فلاح نابینایان کے نائب صدر جناب کیپٹن عبد الواحد کی تقریر

ربوہ۔ صرف مغربی پاکستان میں ہی قریباً ۵ لاکھ افراد نابینا ہیں ان میں سے ۱½ لاکھ کے قریب گیارہ سال تک کی عمر کے بچے ہیں جن میں سے بمشکل ایک فیصد بچے ایسے ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں باقی در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں۔ یا معاشرے پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔

ان اعداد و شمار کا انکشاف مورخہ ۹ جون کو یہاں انجمن فلاح نابینایان کے نائب صدر جناب کیپٹن عبد الواحد نے کیا آپ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب کے بعد فلاح نابینایان کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے اس جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔

محترم کیپٹن عبد الواحد صاحب نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی دعوت پر نابینا افراد کی تعلیم و تربیت سے متعلق مشورہ دینے کی غرض سے اسی روز لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے آپ نے اپنی نہایت درجہ مفید اور معلومات افزاء تقریر میں تفصیل کے ساتھ تعلیم و تربیت کے ان جدید طریقوں پر روشنی ڈالی جنہیں بروئے کار لا کر نابینا افراد کو ملک و قوم کے لئے نہایت مفید وجود بنایا جا سکتا ہے اور اس طرح انہیں معاشرے میں نہایت باعزت مقام مل سکتا ہے اس ضمن میں آپ نے علی الخصوص ان کی تعلیم اور بحالی کے پہلوؤں پر بہت معلومات افزا پیرائے میں روشنی ڈالی نیز بعض دوسرے ملکوں میں اس ضمن میں جو کام ہوا ہے اور اس کے خوشکن نتائج برآمد ہوئے ہیں، ان سے بھی آگاہ فرمایا۔ آپ نے اس امر کو ایک نیک فال قرار دیا کہ جماعت احمدیہ ایسی ایک درد مند اور فعال جماعت نے نابینا افراد کی تعلیم و تربیت اور ان کی فلاح و بہبود کی جانب اپنی توجہ مبذول کی ہے۔ آپ نے کہا کہ یوں تو وقتی جوش کے ماتحت بہت سے لوگ نابینا افراد کی بحالی کے کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے آگے آتے ہیں لیکن مداومت عمل کا جذبہ مفقود ہونے کے باعث وہ اس خدمت کو نبھا نہیں سکتے اور جلد ہی پیچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن اب چونکہ جماعت احمدیہ نے اس کام کو اہمیت دینے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے امید ہے کہ بہت جلد یہ جماعت اس میدان میں بھی دوسروں کے لئے بہت اعلیٰ نمونہ قائم کر دکھائے گا۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے نابینا افراد کی فلاح و بہبود اور ان کی تعلیم و تربیت کی اہمیت پر بہت زور دیا نیز بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ ہی محترم کیپٹن صاحب کو ربوہ بلوانے اور اس طرح نابینا افراد کی فلاح و بہبود کے لئے مناسب اقدامات عمل میں لانے کا موجب بنی ہے۔ آپ نے خدام سے اپیل کی کہ وہ اس تعلق میں ہر خدمت بجا لانے اور نابینا افراد کی تعلیم و تربیت اور بحالی کے منصوبے کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن تعاون کے لئے تیار رہیں۔

خواجہ محمد عبد اللہ صاحب قادیانی کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس ہے کہ محترم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب عرف بھائی عبدل کشمیری جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ اور قادیان کے قدیم باشندگان میں سے تھے بعمر ۷۰ سال ۷ جون ۱۹۶۳ء جمعہ کی رات کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم خاموش طبیعت۔ عبادت گزار اور بڑے مہمان نواز تھے۔ پچھلے دو تین سال سے بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے اس بیماری میں قادیان جانے کے لئے بہت بیتاب رہے۔ مرحوم تمام جماعتی تحریکات میں خوشی سے حصہ لیتے تھے۔ تقسیم ملک پر اپنے ایک بچے کو بطور درویش قادیان میں چھوڑ آئے۔ ان کے یہ بیٹے خواجہ عبد الستار صاحب ان کی وفات کے وقت قادیان ہی میں تھے۔ اور پہنچ نہیں سکے۔ مرحوم کے ایک بیٹے خواجہ عبد الحمید صاحب نظارت امور عامہ میں کارکن ہیں۔

مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کی تین نسلیں پوتے پڑپوتے بھی دیکھ لئے۔ خطبہ جمعہ میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ان کے جنازہ کا اعلان کرتے ہوئے بہت تعریفی کلمات کہے اور جمعہ کے بعد ربوہ کے ہزاروں لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ خارجہ اور دیگر بہت سے بزرگ آخر وقت تک مقبرہ میں رہے۔ مولانا قمر الدین صاحب نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول۔ ربوہ

داخلہ گیارہویں کلاس

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ [illegible] ہو رہا ہے۔ درخواستیں مجوزہ فارم [illegible] پروویژنل سرٹیفیکیٹ جلد از جلد پہنچ جانی [illegible] قابل اور مستحق طالبات کے [illegible] کے لئے ہوسٹل کا عمدہ انتظام ہے

درخواست دعا

ہمارے علاقہ میں ایک عرصہ سے مویشیوں [illegible] منہ کھر کی بیماری لگی ہوئی ہے جس سے بہ[illegible] احباب پریشان ہیں۔ احباب کرام سے درخواست [illegible] کہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ مویشیوں کو اس [illegible]